واذا تتلیٰ علیهم آیاتنا بینات تعرف فی وجوه الذین کفروا المنکر یکادون یسطون بالذین یتلون علیهم آیاتنا(۲۲.۷۲)

مفہوم :- منکرین قرآن کے سامنے ہماری وحی متلو کی جلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے چہروں پر تو، انکار کی کیفیت محسوس کرے گا اور (قرآن سے نفرت کی وجہ سے) قریب ہے کہ یہ منکرین، جھپٹ پڑیں وحی متلو کی ہماری آیات پڑھنے والوں پر

آخر قرآن سے جنگ کیوں!

از قلم

عزیز اللہ بوھیو

قیمت -/5 روپے

سندھ ساگر اکیڈمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آخر قرآن سے لڑائی کیوں؟

شاہ کسریٰ کا زوال قادسیہ کی جنگ میں فارسی لشکر کی شکست کی صورت میں ہوا، اس شکست کی پاداش میں شاہ کسریٰ کے درباری سردار، جنہیں شاہ کی جانب سے سونے کے کنگن پہننے کا اعزاز حاصل تھا، ان شکست خوردہ انقلاب دشمنوں پر شکست کے جو تاثرات ظاہر ہوئے۔ قرآن ان کے اوپر ایسی ماجرا کو قیامت کی اصطلاح سے تعبیر فرماتا ہے۔ ایسی جنگوں میں کل کلنتھوں جو اقتدار کے مالک ہوتے تھے جن کے آنکھ کے اشارے سے لوگوں کے گردن اڑائے جاتے تھے مخالفوں کی بہو بیٹیاں ان سے چھین کر سر بازار بیچی جاتی تھیں، ان اساورہ شاہی کی غلامی کے شکنجوں میں قید لوگوں کا چیخنا چلانا بھی گناہ ہوتا تھا، احتجاج کرنے والوں کی بستیاں بھی جلائی جاتی تھیں، یہ وہ زمانہ تھا جو ان دنوں دنیا بھر کی انسانی آبادی چکی کے دو پاٹوں (شاہ روم اور شاہ فارس) کے درمیان پس رہی تھی، وحی کی ہدایت کے سرچشمے یہودیت، نصرانیت، بدھ مت، زردشت، مجوسیت، مسخ ہو چکے تھے اس ظلم کی کالی گھٹاؤں میں اللہ نے انسانیت پر انسانوں پر رحم کھاتے ہوئے وادیٔ فاران سے محمد بن عبداللہ کو انقلاب نبوت سے سرفراز فرما کر انسانیت کی آزادی کا منشور قرآن کی شکل میں دے کر بھیجا جس منشور میں اللہ نے اپنے انقلابی

نبی کو حکم دیا کہ

ماکان لنبی ان یکون له اسریٰ (۸.۶۷) اب اس انقلاب نبوت کو، بادشاہوں کی ظلم والی ریت یعنی انسانوں کو لڑائیوں میں قید کر کے غلام بنانے والی رسم بد کو ختم کرنا ہے، اب نبوت کا یہ انقلاب روشنی کا انقلاب ہے، علم اور بصیرت کا انقلاب ہے، اب ہمیشہ کے لیے غلامی بند کی جائے، اگر لڑائی کے دوران دشمن کو قید کرنا ضروری بھی بن جائے تو ان قیدیوں کے لیے حکم ہے کہ

فاما منا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارھا (۴۷.۴) یعنی لڑائی ختم ہوتے ہی ان قیدیوں کو بطور احسان مفت میں چھوڑ دو یا جرمانہ لے کر آزاد کر دو، دنیا سے استحصالی اور نکمے لوگوں کی سرمایہ دارانہ کلچر اور جاگیردارانہ معیشت کو ختم کرنے کے لیے یہ انقلابی منشور قرآن، اعلان کرتا ہے کہ

ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ (۷.۱۲۸) یعنی دولت کا سرچشمہ جو زمین ہے یہ اللہ کی ملکیت ہے اور اللہ جسے چاہے گا اسے ہی اس کا وارث بنائے گا۔ سورۃ انبیاء میں فرمایا کہ میری چاہت کوئی پاگل یا مفاد پرست بادشاہوں والی نہیں ہے میری چاہت اور مشیت بھی قانون سے تعلق رکھتی ہے۔ اور وہ میری مشیت والا قانون یہ ہے کہ **ان الارض یرثھا عبادی الصالحون** (۲۱.۱۰۵) یعنی زمین کے وارث وہ لوگ بنائے جائیں جو زمین کا اصلاح کریں، اب یہ لفظ صالح نسبت اضافی کے ساتھ سمجھا جائے اگر زراعت اور کھیتی باڑی کا معاملہ ہے تو جو شخص اپنے ہاتھوں سے آلات زراعت سے زمین میں

زراعت کی اصلاح کرے گا تو زمین کا وارث اور مالک بننے کا بھی اس کا حق ہے،
کسی بھی غیر حاضر اور نکمے آدمی کو زمین کا مالک بننے کا کوئی حق نہیں ہے، اسی طرح
اگر حکمرانی کی معنی مراد لی جائے گی تو بھی مراد یہ ہوگی کہ جو زمین والوں کے مسائل
اور معاملات کا بہتر نمونے سے اصلاح کرنے والا ہو حکمرانی میراث اور اقتدار کا
حق اسے پہنچتا ہے، کسی اور کو نہیں، ختم نبوت کے خاتم الکتب منشور قرآن نے اعلان
فرمایا کہ دنیا سے سرمایہ داریت یعنی پیسوں کے ذریعے پیسے کمانے والے نظام کو ختم
کرکے صرف محنت کو کمائی کا ذریعہ بنانے کا اعلان کیا جاتا ہے فرمایا کہ

کل امری ء بما کسب رھین (۵۲.۲۱) یعنی ہر آدمی اپنے
کئے کے برابر لے سکے گا۔ یعنی جس نے کمایا نہیں ہوگا اس کا کچھ بھی حصہ نہیں ہوگا،
آگے فرمایا کہ

ووفیت کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون (۲.۲۸۱)
یعنی ہر ہر فرد کو اس کے کئے کے برابر دیا جائے گا اس میں کوئی کسی کے ساتھ زیادتی
نہیں کی جائے گی" **کل نفس بما کسبت رھینۃ** (۱۴.۳۸) یہ اسی انقلابی
منشور کے قوانین ہیں جن میں سونا چاندی جواہرات کی کوئی ویلیو نہیں قرآن کے
قانون میں اگر ویلیو ہے تو صرف انسان کے محنت کی ویلیو ہے جس کے لیے فرمایا
کہ **وان لیس للانسان الا ما سعی** (۵۳.۳۹) یعنی انسان کے لیے اتنا ہی
کچھ ہوگا جتنی وہ محنت کرے گا اور فرمایا کہ تقسیم دولت میں اور ذرائع ملکیت کی
چیزوں کی تقسیم میں برابری کا قانون چلے گا جس کے لیے فرمایا کہ

**قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین وتجعلون
لہ اندادا ذالک رب العالمین وجعل فیھا رواسی من فوقھا
وبارک فیھا وقد رفیھا اقواتھا فی اربعۃ ایام سواء اللسائلین**
(۱۴.۱۰) یعنی کیا تم زمین کے خالق کے قوانین کا کفر کر رہے ہو جس نے
دو دنوں میں اسے پیدا کیا تم اس کا کس کو شریک بنا رہے ہو؟ ایسے رب العالمین کا
کوئی شریک ہوسکتا ہے؟ اور جس نے اس زمین میں پہاڑوں کو اوپر سے گاڑا ہوا
ہے. اس کی برکتیں اسی زمین میں ہیں اس نے اس زمین میں کئی قسم کی طاقتیں چار
دن کے اندر جمائی ہوئی ہیں (ان دنوں کا مقدار قانون تخلیق سے تعلق رکھتا ہے) تو
اس کا قانون یہ ہے کہ دھرتی کی دولت حاجتمندوں میں برابری کے اصول پر بانٹی
جائے گی۔ جناب قارئین! قرآن کے ان انقلابی اصلاحات اور اعلانوں نے
کسروی اور قیصری مترفین، سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے بخیے ادھیڑ کر
رکھدیئے، آگے قرآن نے جو فرمایا ہے کہ

والعصر ان الانسان لفی خسر (۱۰۳.۱،۲) یعنی انسان کی
تاریخ بتاتی ہے کہ یہ ہمیشہ گھاٹے میں رہا ہے تو پھر یہ کسروی جاگیردار اور سرمایہ در
اور غلام ساز مترفین قرآن کا مقابلہ کرنے کے لیے لنگر کسوٹ کر میدان میں آگئے
پھر انہوں نے یونانی افلاطونی تصوف میں کچھ ترمیمیں کر کے قرآن کا توڑ ایجاد کیا،
انہوں نے قرآن کے حکم کہ ختم نبوت کا تاجدار محمد دنیا میں حکمران بن کر محکوموں کو
آزادی اور حاکمیت کے گر سکھائے، جس کے لیے قرآن نے کہا کہ

انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ (۴.۱۰۵) یعنی اے نبی ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ تیری طرف اس لیے بھیجی ہے تا کہ تو حکمرانی کرے لوگوں کے درمیان اس قرآنی بصیرت سے ۔جناب قارئین! ان حدیث ساز فارس کے اماموں نے کسی بھی حدیث میں رسول اللہ کو باقاعدہ انقلابی حکومت کا پہلا بانی اور موسس حکمران تسلیم نہین کیا، جس طرح کہ اس آیت میں آپ نے ابھی پڑھا کہ قرآن رسول اللہ کو حاکم کے نام سے ،عہدہ سے خطاب کررہا ہے یا یوں کہا جائے کہ حاکمیت کی سند دے رہا ہے کہ ان تحکم بین الناس یعنی تو لوگوں کے درمیان حاکم ہے حکم دینے اور فیصلے کرنے والا ہے۔

جناب قارئین! اللہ نے اپنے نبی اور رسول کی معرفت جو کتاب قرآن حکیم بھیجی ہے تو اب جس طرح اللہ وحدہ لاشریک ہے اس طرح اس کی کتاب قرآن حکیم بھی لاشریک کتاب ہے اب اگر کوئی یہ کہے گا کہ اسلامی قوانین قرآن و سنت سے اخذ کئے جائیں گے تو یہ بات شرک باللہ ہوگی یہ بات شرک بالقرآن ہوگی، کیوں کہ اس طرح کہنے والوں کے یہان سنت کی نسبت رسول اللہ کی طرف ہے، جو نسبت اگر چہ ہے ہی مکمل جھوٹ، کیوں کہ رسول اللہ کو تو **بلغ ما انزل الیک** کا حکم تھا جو کہ صرف قرآن ہے، یہ علم الروایات جس مین خلاف قرآن غلامی کو جائز کیا ہوا ہے ایسی حدیثیں رسول اکرم ﷺ کیوں کر فرمائیں گے، اس علم حدیث کی روایتوں میں خلاف قرآن نابالغ بچوں سے نکاح کرنا جائز کیا گیا ہے

ایسی خلاف قرآن بات کا تصور بھی رسول اکرم ﷺ سے نہیں کیا جا سکتا۔ ان ایرانی اور فارسی، اماموںکی حدیثوں میں لامحدود حد ملکیت اور کلاسیفکیشن والی سوسائٹی اپر کلاس اور لوئر کلاس کا تصور ہے، جو کہ قرآن کے حکم سواء للسائلین کے خلاف ہے، قرآن حکیم میں انقلابی پارٹی کے والینٹئر وں اور حکام کو حکم ہے کہ **اقیموا الصلواۃ و آتوا الزکواۃ** یعنی ملک کے رعایا کو سنبھالنے کا جو نظام تمہیں دیا گیا ہے۔ اس کا اس طرح سے اتباع کرو، اس کی اس طرح سے ڈیوٹی انجام دو جس کا ثبوت **آتوا الزکواۃ** بن جائے یعنی ہر شہری کو سامان پرورش میسر ہو جائے تو حدیثوں کے علم کے ذریعے صلوۃ کی معنی رھبانیۃ کی پوجا والی وہ نماز جو آتش پرست فارسی لوگ اسلام کے آنے سے پہلے آگ کو پوجنے کے لیے ادا کرتے تھے اسے روزانہ پانچ وقت کی صلواۃ بنا دیا، جب کہ رعیت کے سامان رزق اور پرورش کے لفظ کو سال میں ایک دفعہ ایک سو روپیہ پر ڈہائی روپیہ دینا بنا دیا عجب اندھیر نگری ہے کہ قرآن میں اقیموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوۃ کا حکم تو ایک ساتھ فرمایا گیا، لیکن فارس کے حدیث ساز ٹکسال والوں نے صلواۃ کی معنی روزانہ پانچ دفعہ بنائی تو زکواۃ کی معنی پورے سال میں ایک دفعہ کردی وہ بھی چالیسواں حصہ، جب کہ سامانِ رزق کی روزانہ ضرورت پڑتی ہے تو اس طرح کی متفرق معنی سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اہل فارس کے اسلام دشمن حدیث ساز امام، قرآن کا دیا ہوا نظام معیشت بگاڑ کر اسلامی انقلاب کو سبوتاج کرنا چاہتے تھے اور چونکہ صدیوں سے امت مسلمہ ان کی والی قرآن کو مسخ کرنے والی معانی پر عمل پیرا ہے اسی لیے ملت اسلامیہ روز بروز زوال

پذیر ہے خلافت بنوامیہ عباسیہ اور عثمانیہ کے دوروں میں مسلم امت ایک بگ پاور عالمی حکمران تھی، فارس والوں کی غداری سے سقوط بغداد کے بعد تاتاریوں اور منگولوں کی فتح کے بعد عروج رفتہ کو ہم واپس نہیں لا سکے، جس کا واحد سبب قرآن کے ساتھ نام نہاد علم حدیث کو اصول کے طور پر ماخذ قرار دیا جانا ہے جن حدیثوں پر فقہی استدلال کے ذریعے پھر سے غلامی کو جائز کیا گیا پھر سے مردہ جاگیرداریت اور سرمایہ داریت کو جنم دیا گیا۔ اور قرآن کے جس حکم کہ

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر (۳.۱۱۰) یعنی تم مسلم امت والوں کو بہترین امت قرار دے کر انسانوں پر حاکمیت کے لیے پیدا کیا گیا ہے جس حاکمیت سے تم معروف چیزوں کے آرڈر کیا کرو نافذ کیا کرو، اور برائیوں ومنکرات سے لوگوں کو روکو اور منع کرو، تو جناب قارئین! فارس کی شکست خوردہ اساورہ شاہی نے بڑے غور وخوض کے بعد اور ریسرچ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ ہم فارس والے عربوں سے جنگ کرنا ان کی کمزوری کی وجہ سے عیب سمجھتے تھے لیکن آج یہ ہمیں شکست دے گئے! یہ صورتحال صرف اس وجہ سے بنی ہے جو ان کے پاس جو دستور اور منشور قرآن کے نام سے آیا ہوا ہے یہ سارا اسپرٹ اس کتاب کی تعلیمات میں ہے، سو ہمیں مسلم امت کو اگر شکست دینی ہے اور اپنی شکست کا بدلہ بھی لینا ہے تو سب سے پہلے ان سے قرآن چھیننا ہوگا، امت مسلمہ کے پاس قرآن کے ہوتے ہوئے ہم انہیں شکست نہیں دے سکتے اور چوں کہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے اپنے

ذمے لیا ہوا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (۱۵.۹) تو متن اور ٹیکسٹ کو ہم اگر تہہ وبالا نہیں کر سکتے تو آؤ کہ اس کی معانی اور مفہوم کو بدلائیں، مسخ کریں، منسوخ کریں، تو قرآن سے اس معنوی تحریفات کی جنگ میں انہوں نے کئی نفسیاتی چکر چلائے اس کے لیے پہلے تو رسول اکرم ﷺ کے لیے آل کا ڈھکوسلہ ایجاد کیا جس کا پورے قرآن میں تصور ہی نہیں ہے وجود ہی نہیں ہے بلکہ کھلا انکار موجود ہے کہ

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولاکن رسول الله وخاتم النبیین وکان الله بکل شیء علیما (۳۳.۴۰) یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ اللہ کا رسول ہے اور اس پر نبوت کے سلسلہ کو ختم کیا جاتا ہے، اور اگر ہم رسول کو آل دیتے تو اللہ پہلے سے جانتا ہے کہ دشمن لوگ آل کے نام سے کیا کیا ہنر کھیلیں گے'' واقعی پھر دنیا نے بھی دیکھ لیا کہ فارس کے دانشوروں نے اس آیت سے آل کے نفسیاتی اثر کو محسوس کر لیا اور قرآن کی طرف سے رسول کو آل نہ دینے کے اعلان کے بعد بھی سوچا کہ قرآن میں رواج کے مطابق بیٹے اور پوتے سے جاری ہونے والی آل کا انکار کیا گیا ہے تو پھر بھی کوئی بات نہیں کوشش کرو اس کے لیے رسول کو ایک بیٹی دے کر اس سے آل کا تصور عام کرو اور قرآن میں جو بنات یعنی جمع کے صیغے میں بیٹیوں کا ذکر ہے پھر اس ایک سے نواسوں کو آل بنا کر ان کو رسول کے انقلابی ساتھیوں کے ہاتھوں مظلومیت کی

ابو حنیفہ، مالک، شافعی، ابن حنبل یہ لوگ دراصل زیدی شیعہ ہیں ان کی شیعت اتنی مشہور اس لیے نہیں ہے کہ اثناعشریوں کے مقابلہ میں یہ زیدی فرقہ والے باطنیت اور تقیہ کے ہنروفن میں زیادہ ماہر رہے ہیں میں اپنی اس بات یا انکشاف کی شاہدی اور ثبوت میں قارئین سے عرض کرتا ہوں کہ وہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی کتاب تحفہ اثناعشریہ ترکی میں طبع شدہ کے صفحہ نمبر 55 اور 56 پڑھ کر دیکھیں کہ وہ بھی ان اہلسنت کے ائمہ اربعہ کو مخلصین شیعہ میں سے شمار کرتے ہیں اور اس دعوی کا دوسرا بڑا ثبوت ان کا روایاتی فقہ ہے جو سارا کا سارا خلاف قرآن ہے۔ تو جناب قارئین یہ سب امامی مذاہب والے فرقے قرآن کو مبہم اور مجمل قرار دیتے ہیں، ان سب کے مقابلہ میں قرآن للکار کر کہتا ہے کہ ایسے کہنے والے سب جھوٹے ہیں، سن لو،

الر کتاب احکمت آیاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر (۱۱.۱) یعنی یہ قرآن ایسا کتاب ہے جس کی جملہ آیتیں اصل کے لحاظ سے محکم ہیں، پھر انہیں تفصیل بھی کیا گیا ہے ایسی ہستی کی طرف سے جو حکیم بھی ہے تو خبیر بھی ہے۔

اب کوئی بتائے کہ جس کتاب کو اللہ نے جو حکیم بھی ہے اور خبیر بھی ہے ایسی ہستی نے تفصیل کر کے نازل کیا ہے تو اب کس کی مجال ہے جو ایسے صاحب کلام کے کلام کا اس کے تفصیل سے بھی مزید تفصیل کر سکے، اگر کوئی کہے گا کہ یہ اہل فارس کا روایتوں کا بھنڈار جسے انہوں نے احادیث رسول کے نام سے مشہور کیا ہوا

ہے یہ قرآن کی تفصیل، تفسیر اور مراد ہے تو اس دعویٰ سے پھر اوپر کی آیت تو جھوٹی ہو جائے گی ویسے تو اندازاً انیس بیس آیات ہیں جن میں قرآن حکیم اور اس کی آیا ت کے لیے اللہ کی طرف سے تفصیل کردہ شدہ نازل کرنے کی بات کی گئی ہے جسے امامی گینگ والے اجمالی کتاب کہتے نہیں تھکتے لیکن میں یہاں ان بیس آیات میں سے صرف ایک دوسری آیت پیش کر کے بعد میں قرآن کے ساتھ شرک کرنے والوں سے متعلقہ دلائل، قرآن سے عرض کروں گا، سورۃ اعراف کی آیت نمبر ۵۲ میں فرمان ربی ہے کہ

ولقد جئنا هم بكتاب فصلنا ه على علم هدى و رحمة لقوم يومنون (۷.۵۲) یعنی بیشک لائی ہے ان کی طرف ہم نے ایسی کتاب جسے بڑی علمیت اور دانش سے تفصیل کیا گیا ہے یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہوگی ایسے لوگوں کے لیے ایسی قوم کے لیے جنہیں ہمارے قرآن پر ہمارے علم پر ہمارے تفصیل پر ایمان ہوگا، اس آیت نے کھل کر اعلان کر دیا کہ جو لوگ اللہ کے تفصیل کے بعد بھی قرآن کو غیر اللہ کے تفصیل کا محتاج بنائیں گے تو وہ لوگ بے ایمان ہیں، ان کو اللہ کی تفصیل نہیں بھاتی، ایسے لوگ قرآن کے ساتھ شرک کر رہے ہیں، ایسے لوگ قرآن کو منسوخ کرنا چاہتے ہیں، اس طرح یہ لوگ کلام اللہ کو غیر اللہ کا محتاج بنا رہے ہیں اس سے اللہ کا محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ایسے لوگ قرآن میں اپنے من گھڑت روایاتی علم سے معنوی تحریفات کرانا چاہتے ہیں ایسے لوگ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کی تفصیل کے لیے قرآن کے ساتھ

حدیثیں بھی لکھوائی ہیں سو آیئے اس معاملہ میں قرآن سے معلوم کریں کہ اہلسنت
کے نامی گرامی شیعہ امام، امام شافعی نے وحی کی اپنی کتاب الرسالہ میں ایک قسم غیر
متلو کے نام سے بھی ایجاد کی ہے جس کے ذریعے یہ ایرانی فلاسفی کو حدیثوں کے نام
سے قرآن کے لیے مثلہ معہ مشہور کئے ہوئے ہیں۔ اس کی کیا حقیقت ہے اور جب
کہ اس کا یہ اعلان بھی ہے کہ۔

لو کان الرفض حب آل محمد. **فلیشهد الثقلان انی رافض** یعنی
اگر شیعت نام ہے آل محمد ﷺ سے محبت کرنے کا (جو کہ قرآن کے لحاظ سے ہے
ہی نہیں) تو دونوں جہانوں کے لوگ شاہد ہوں کہ میں شیعہ ہوں، سو امام شافعی کے
پیروکار توجہ فرمائیں کہ صرف قرآن ہی وحی کے علوم کی واحد کتاب ہے جو وحی متلو
ہے یعنی جس کی تلاوت کی جاتی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی غیر متلو قسم کی وحی نہیں
نازل کی گئی، لیکن اگر کسی کو ضد ہے کہ وحی ایسی بھی ہے جو غیر متلو قسم کی ہے یعنی جس
کی تلاوت نہ کی جاتی ہو اور اس کا نام ہی غیر متلو ہو تو وہ نازل کیوں کی گئی یعنی ایسی
وحی کو کسی مسئلہ مسائل میں استدلال کے لیے پیش کرنے اور تلاوت کرنے کی
اجازت ہی نہیں ہے تو پھر وہ نازل کیوں کی گئی ہے اگر آپ کی عقل شریف یہ
فرمائے کہ نہیں اس غیر متلو وحی کو مسئلہ مسائل میں استدلال کے لیے پیش کیا جاسکتا
ہے تو میرے بزرگو! پھر وہ تو غیر متلو نہیں رہی، وہ تو استدلال کے لیے پیش کرنے
سے متلو ہوگئی، یہ اور بات ہے آپ بہت معقول اور اچھے آدمی ہیں آپ کا فرمان
ہے کہ وحی غیر متلو کا مطلب ہے کہ جو قرآن میں نہ ہو تو جناب محترم آپ اسکو پھر غیر

متلو کے بجائے غیر قرآنی وحی نام رکھیں کیوں کہ لفظ غیر متلو کی معنی ہے کہ جو پڑھی نہ
جاتی ہو اور جس کا اتباع نہ کیا جاتا ہو، جو مسائل اور حاجات دین میں استدلال کے
لیے پیش نہ کی جاتی ہو، تو یہاں تو آپ کا سارا کاروبار نام نہاد غیر متلو حدیثوں پر چل
رہا ہے وحی متلو سے تو کوئی بھی آپ کا دارالافتاء مسائل نہیں پوچھتا ان سب کے
یہاں فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ قاضی خاں فتاویٰ تاتارخانی، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
وغیرہ وغیرہ موجود ہیں میرے عرض کرنے کا مدعا یہ ہے کہ جس وحی کو تلاوت کے
لیے نازل نہیں کیا گیا آپ اسے وحی خفی کے نام سے بھی یاد فرماتے ہیں تو پھر اس
سے استدلال کیوں کرتے ہیں، جب ایسی وحی آپ استدلال کے لیے میدان پر
لاتے ہیں تو پھر وہ تو متلو ہوگئی، پھر تو وہ خفی نہیں رہی پھر تو وہ جلی ہوگئی، غیر متلو اور خفی
قسم کے القاب کی معنے تو یہ ہوئے کہ ان کو ظاہر بھی نہ کرو، انہیں بھی امام غائب کی
طرح غاروں میں بھیجو جہاں سے ساری انسانی آبادی کے مرجانے کی بعد ظہور
مبارک فرمائیں، اگر آپ اسے آج کے دور میں پڑھیں گے تو پھر یہ تو متلو ہوجائے
گی اور خفی کی جگہ جلی ہوجائے گی، فرمان ربی ہے کہ

**نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک هذا
القرآن** (١٢.٣) یعنی اے رسول ہم نہایت احسن قصہ بیان کرتے ہیں بذریعہ
اس کلام کے جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اس قرآن میں اب غور کیا
جائے۔ حضرت یوسفؑ کا قصہ تاریخ کا ایک حسین ترین قصہ ہے جو اللہ نے وحی متلو
کے زمرہ میں اسی قرآن میں جلی طور پر لایا ہے، یہ عجب بات ہے کہ جو مسائل آگے

مسلم امت کی نکاح ،طلاق عمرانی ضروریات ہیں اور عدالتی احکامات میں روزانہ
درکار ہیں انہیں اللہ وحی متلو کے بجاء غیر متلو کے حضہ میں چھوڑ دے اور وحی جلی کے
بجاء خفیہ خانے میں رکھوا دے پھر انہی سارے فقہی اماموں کی اور ان کے
پیروکاروں کی آپس میں دھینگا مشتی اور تکا بوٹی بھی ہوتی رہے ،نعوذ باللہ انسانوں کو
مرغوں کی لڑائی میں جو مزہ آتا ہے یہ لوگ اللہ کو بھی اپنی طرح سمجھے بیٹھے ہیں ،یعنی
ماضی کی تاریخ تو وحی متلو اور وحی جلی میں لائی جائے لیکن مستقبل کے حاجات انسانی
میں روز مرہ کی ضروریات والے مسائل کو غیر متلو اور خفیہ وحی کے حوالوں کے لیے
چھوڑا جائے۔ جس کا آج یہ نتیجہ نکلا ہے جو ایسے وحی غیر متلو پر امامی فرقہ جات
والے آپس میں لڑ لڑ کر ایک دوسرے کو مسجدوں میں بھی آنے سے روک رہے ہیں
جس کے لیے اپنے دہری ناموں کی تختیں اور بورڈ بھی مسجدوں پر آویزاں کر دیتے
ہیں ایک دوسرے کے داخلہ پر بندش کے لیے۔

جناب قارئین! وحی غیر متلو کا مطلب یا تو یہ ہوا کہ وہ کلام جس کی تلاوت
نہ کی جاتی ہو۔ پھر جس کلام کے اوپر بلیک آوٹ کا آرڈر ہو جس کلام کی تلاوت کا
حکم نہ ہو جس کلام کی تلاوت پر بندش ہو تو وہ کلام عدالتوں میں کیوں کر پیش کیا
جاسکتا ہے وہ کلام انسانی ہدایت کی کرسی پر کس طرح حاکمیت کر سکتا ہے؟ اور ایسے
غیر متلو اور خفی علم کو دین کے نام کے مدارس کے نصاب میں کیوں جگہ دی گئی ہے؟
اللہ کے جس کلام کو آئین کی حیثیت حاصل ہے دستور کی حیثیت حاصل ہے کلام
الٰہی کائنات کا منشور ہے اس کے لیے تو اللہ کا حکم ہے کہ

واتل ما اوحی الیک من کتاب ربک لا مبدل لکلماتہ ولن تجد من دونہ ملتحدا (۱۸.۲۷) یعنی اے نبی اپنی رب کے کتاب کی
تلاوت کر جو تیری طرف وحی کی گئی ہے اور جس کی شان یہ ہے کہ اس کے کلمات
میں، اس کے قوانین میں کوئی ہیرا پھیری نہیں ہے اور اس کے قوانین ایسے تو (عدل
کا شاہکار ہیں) جو ان کے سوا کہیں تمہیں پناہ بھی نہیں ملے گی، اور اس کلام متلو کے
مقابلہ میں جو تم نے وحی غیر متلو کی ایجاد کی ہے وہ وحی حنفیوں کے ہاں اور ہے،
مالکیوں کے ہاں اور ہے، شافعیوں کے ہاں اور ہے، حنبلیوں کے ہاں اور ہے،
جعفریوں کے ہاں اور ہے تمہارے وحی غیر متلو اور خفی کے کلمات ان کے راویوں
کے تعدد اور اختلاف سے بھی متعدد اور متفرق ہوتے ہیں جن سے پھر مفہوم بھی
ایک سا نہیں رہتا جس کی وجہ سے تمہارے سارے فرقے اپنے اپنے راویوں کے
پجاری بنے ہوئے رہتے ہیں، ہر کوئی کہے کہ میرے والا راوی اچھا ہے انہیں کے
لیے یعنی تمہارے وحی غیر متلو کے لیے تو قرآن نے فرمایا ہے کہ

لو کان من عند غیر اللہ لوجدو فیہ اختلافا کثیرا (۴.۸۲)

یعنی یہ ان کا والا غیر متلو کلام اللہ کی طرف سے وحی شدہ نہیں ہے اس لیے تو
اختلافات کا آکھاڑہ بنا ہوا ہے یہ تو صرف وحی متلو کی شان ہے کہ اس میں اختلاف
نہیں ہوتے،، تمہیں تو تمہارے وحی غیر متلو کی ہی حدیثوں کے پڑھنے کے بعد حکم
دیا ہوا ہے کہ اوکما قال علیہ السلام کہا کرو یعنی اس حدیث کی طرح رسول نے فرمایا،
یا جس طرح بھی رسول نے فرمایا ہو، اس طرح کہنے سے تو وحی غیر متلو والا سارا علم

ظنی بن گیا، اور راویوں کے اختلاف سے اس کا متن اور ٹیکسٹ بھی بدل جاتا ہے جب کہ قرآن یقینی علم ہے، قرآن حق پر مبنی علم ہے، قرآن میں ظن اور گمان کا شائبہ تک نہیں ہے آؤ سنو کہ وحی متلو کا اپنے لیے کیا اعلان ہے کیا تعارف ہے۔ سورۃ الواقعہ میں فرمان ہے کہ

ان ھذا لھوا لحق الیقین (۵۴.۹۵) یعنی یہ قرآن یہ وحی متلو والی کتاب حق بھی ہے تو یقین بھی ہے۔ اس میں کوئی اوکما قال کی راویوں والی چکر بازی نہیں ہے اور سورۃ الحاقہ کی آیت نمبر ۵۱ میں بھی فرمایا کہ یہ وحی غیر متلو **وانہ لحق الیقین (۶۹.۵۱)** یہ قرآن حق بھی ہے اور یقین پر مبنی وحی متلو ہے۔

جناب قارئین! ان وحی غیر متلو کا امامی تلبیسی تھڈا اور قرآن دشمن ڈھکوسلا بنانے والوں کے اندر کو قرآن خوب جانتا ہے اللہ نے ان کی قرآن دشمن سوچ کو سورۃ یونس میں کھل کر طشت از بام کر دیا ہے فرمایا کہ

واذاتتلی علیھم آیاتنا بینات قال الذین لا یرجون لقائنا ائت بقرآن غیر ھذا او بدلہ (۱۰.۱۵) یعنی ان غیر متلو روایت پرستوں کے سامنے جب وحی متلو کی ہماری کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان سے جن میں ہمارے سامنے آنے کا دم بھی نہیں ہے (منہ ٹیڑھا بنا کر کہتے ہیں) کہ اس وحی متلو والے قرآن کے سواء کوئی اور کتاب لاؤ، جناب قارئین! قرآن حکیم دنیا والوں کو ان نام نہاد غیر متلو علم کے پیروکاروں کی اندرونی قرآن دشمنی کو کھول کر ظاہر کر کے دکھانا چاہتا ہے کہ یہ کس قماش کے ہیں فرمایا کہ

واذا تتلیٰ علیھم آیاتنا بینات تعرف فی وجوہ الذین کفر والمنکر یکادون یسطون بالذین یتلون علیم آیاتنا (۲۲.۷۲) یعنی ان کے سامنے جب ہماری وحی متلو والی آیات جو کہ نہایت کھلی ہوئی بھی ہیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کافروں کے چہرے بگڑ جاتے ہیں اس طرح جو ان کے سامنے وحی متلو پیش کرنے والوں پر قریب قریب حملہ کرنے پر اتر آتے ہیں۔ اور سورۃ مومنون میں فرمایا کہ

قد کانت آیاتی تتلی علیکم فکنتم علی اعقابکم تنکصون (۲۳.۶۶) یعنی جب ہماری وحی متلو والی آیات تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں) لوٹ جاتے تھے، یہ لوگ اپنے روایت بازی والے علم کو وحی خفی کا نام بھی دیتے ہیں لیکن اللہ نے اپنے وحی کے علم کو خفی کبھی نہیں کہا بلکہ بیسیوں دفعہ کتاب مبین فرمایا آیات بینات فرمایا منیر اور نور کے ساتھ قرآن کا تعارف کرایا تو جناب قارئین! ان اوصاف والا کلام الٰہی جو نور ہو جو منیر ہو، جو مبین ہو، جو تبیان ہو، بینات من الھدیٰ ہو، ایسے وحی الٰہی کے لیے اس طرح کیوں کر مانا جاسکتا ہے کہ یہ علم خفی روٹ سے بھی ملا ہے قرآن حکیم تو علی الاعلان کھل کر بتاتا ہے کہ سچا علم حدیث تو قرآن خود ہے جو اللہ کا نازل کردہ ہے فرمایا کہ

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا (۳۹.۲۳) یعنی اللہ نے قرآن کو حسین ترین حدیثوں والی کتاب بنا کر نازل کیا ہے، اور یہ قرآن ایسی احادیث کا

کتاب ہے جوکہ خود رسول کی زبان مبارک کے اقوال پر مبنی ہے فرمایا کہ **انہ لقول رسول** (۴۰.۶۹) تو جو قرآن اللہ نے احسن حدیثوں والی کتاب کے نام سے نازل فرمایا اور وہ بھی رسول اللہ کے اقوال کے نام سے تو اس طرح کے وحی متلو کے ہوتے ہوئے پھر رسول اللہ کو خفی باتیں سنانے کی کیا حاجت تھی؟ اور جو قرآن کا نام احسن الحدیث بھی چوری کر کے اس خفی اور نام نہاد غیر متلو وحی پر رکھنا یہ سب کچھ **ائت بقرآن غیر ھذا او بدلہ** نہیں تو اور کیا ہے جناب قارئین! یہ سارے ثبوت ہیں اس بات کے لیے کہ فارس کے درباری امراء اور سرداروں نے امت مسلمہ سے اپنی جنگ قادسیہ کی شکست کا بدلہ لینے کے لیے جو یہ طے کیا تھا کہ پہلے مسلم امت سے قرآن چھینیں پھر انہیں اپنی من گھڑت حدیثوں کے ذریعہ اقتدار اور حکمرانی سے نفرت دلانے کے لیے کچھ بکریاں لے کر جبل کی چوٹی پر جا کر زندگی گذارنے کی حدیثوں کے ذریعے فکری اور نظریاتی طور سے انہیں قرآن کی تعلیم **ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ** سے محروم کریں۔

اس لیے اللہ نے پہلے اپنے رسول سے پھر اس کی معرفت ساری امت سے خطاب خاص مراد عام کے طور پر فرمایا کہ **فاستمسک بالذی اوحی الیک انک علی صراط مستقیم**(۴۳.۴۳) یعنی اے رسول اس علم متلو کو چمٹارہ جو وحی کیا گیا ہے تیری طرف تو تحقیق اس طرح استمساک بالوحی سے تو صراط مستقیم پر گامزن ہوگا، اور دنیا بھر میں اعلان کر دے کہ

واوحی الی ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ(۶.۱۹) یعنی

میری طرف جو بھی وحی آئی ہے جو بھی وحی کی گئی ہے وہ ساری کی ساری یہ قرآن ہے جس سے میں تمہیں اور جن تک بھی پہنچے انہیں اللہ کی نافرمانی کی پاداش سے ڈراؤں، اس لیے سو بات کی ایک بات کہ

اتبعوا ما انزل الیکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء(۷.۳) یعنی پیروی کرو اس علم کی جو نازل کیا گیا ہے تمہاری طرف اور اس کے سواء کسی کو بھی اپنا دوست نہ سمجھو، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ فارس کے اماموں کی اختراعات بھی احادیث رسول ہیں اور وہ وحی غیر متلو ہیں تو ان مافیائی اصحاب ظواہر کو بتاؤ کہ تمہارا علم الروایات اختلافات کی جھونا مارکیٹ بنا ہوا ہے سو جو بھی علم اللہ کی جانب سے وحی والا ہوتا ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا جس کے لیے فرمان ربی ہے کہ

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا(۴.۸۲) یعنی لوگ قرآن حکیم کی ترتیب اور کمپوزیشن پر کیوں غور نہیں کرتے کیوں نہیں سوچتے کیا تو یہ کمال کی کتاب ہے جو اس کے متن میں احکامات میں کسی بھی قسم کا تضاد نہیں اختلاف نہیں، تو سن لو! اور سمجھو کہ جس کسی بھی علم میں غیر متلو علم کی طرح اختلافی باتیں ہوں گی تو وہ اللہ کی جانب سے وحی کردہ ہو نہیں سکتا، اس لیے صاف صاف طور پر ان منکرین وحی متلو سے پوچھا جائے کہ

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم ان فی ذالک لرحمۃ وذکری لقوم یومنون(۲۹.۵۱) یعنی کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تیرے اوپر ایسی کتاب نازل کی ہے جو ان پر تلاوت کی

جاتی ہے جس میں رحمت اور نصیحت ہے ان کے لیے جن کے اندر ایمان ہو۔ تو اب
جو بھی شخص وحی متلو کو کافی قرار نہیں دیتا اس کے ہوتے ہوئے غیر متلو علوم تلاش کرتا
ہے تو وہ بے ایمان ہے۔

سورۃ عنکبوت کی اس آیت کے اندر قرآن کا یہ فرمان کہ کیا لوگوں کے
لیے قرآن کافی نہیں ہے، اس کتاب میں آپ نے غور فرمایا کہ اللہ نے یہ گویا ایک
عظیم اعلان فرما دیا کہ اس وحی متلو والے کلام میں ان کے لیے ہدایت ہے جن مین
ایمان کا کوئی حصہ ہو لیکن یہی مفہوم بلکہ اس سے بھی بڑھ کر سورۃ اسراء کی آیت

ولقد صرفنا للناس فی هذا القرآن من کل مثل یعنی ہم نے
دنیا بھر کے مسائل انسانی کے حل کے لیے ہر قسم کے مثال اس قرآن میں بیان کئے
ہیں لیکن اس کے باوجود **فابی اکثر الناس الا کفورا**، یعنی منکرین قرآن،
فارس کے امامی روایات کے پرستار پھر بھی بضد ہیں کہ قرآن اجمالی کتاب ہے ان
کے ایرانی اماموں کی گھڑی ہوئی حدیثوں سے اس کا تفسیر ہوتا ہے تو قرآن نے ان
کے لیے فرمایا کہ انہیں قرآنی تمثیلوں کے ذریعے فہم قرآن سے انکار ہے تو اس کا
مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ صرف کفر پر راضی رہیں گے ان کو ایمان باللہ سے کوئی
سروکار نہیں اگر نہیں تو یہ بات کون سی مشکل ہے کہ جس اللہ کی شان

لیس کمثله شیء (۵۲.۳۴) ہے۔ تو اس کا کلام بھی اسی شان کا
ہوگا جس کی کوئی مثال ہی نہ ہو تو ایسے کلام کی تفسیر کو فارس کے گلے سڑے متعہ
بازوں کی تبرائی حدیثوں کا تابع اور محتاج بنایا جا رہا ہے!! اس لیے اے محمد ﷺ! ہم

تجھے پابند بنا رہے ہیں کہ

فذکر بالقرآن من یخاف وعید (۵۰.۵۴) یعنی جس کسی کو بھی
ہمارے انتباہ کی کچھ بھی پاسداری ہو اسے قرآن میں سے ہی نصیحت کر، رہا مسئلہ
ان لوگوں کا جو عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لیے اطیعوا اللہ کو اطیعوا الرسول سے جدا
کر کے توحید کے منکر بن رہے ہیں اللہ اور رسول کے درمیان تفریق ڈال کر قرآن
کے ساتھ شرک کر کے فارس کی امامی مافیا کی قرآن دشمن تعلیمات کے ذریعے **بلغ
مانزل الیک** کے سامنے بند باندھ رہے ہیں سو ان بادشاہ پرست مشرکوں، قیصرو
کسریٰ کی تلچھٹ امامیات اور فرعونی کلچر میں راضی رہنے والے کسروی دلالوں
کے تقلب فی البلاد کی کوئی پرواہ نہ کی جائے، ان کو ہوائی جہازوں کی سہولتوں کے
ساتھ فائیو اسٹار ٹی اے، ڈی اے پر عالمی سرمایہ دار جو قرآن کے فلاسفی **ما کان
لنبی ان یکون له اسری**، غلامی پر بندش اور **خلقکم من نفس واحده**
سے عورت اور مرد کی برابری، **حتی اذا بلغو النکاح** سے نابالغ بچوں کی
شادیوں اور نکاح پر بندش اور **سواء للسائلین** کے حکم سے معاشی برابری اور
کل نفس بما کسبت رهینة سے نکھے کھاؤ طبقہ کے لیے کمانے کی پابندی
جیسے انقلابی منشور کی خلاف اپنی سرمایہ داریت کی لوٹ کھسوٹ کو بچانے کے لیے
جن نام نہاد عالموں اور دانشوروں کو خلاف قرآن کرائے پر لے رکھا ہے یہ لوگ اگر
قرآن کو اسلام کی واحد اصل نہیں مانتے اور دیگر خلاف قرآن علوم کو بھی اصل قرار
دے کر شرک بالقران کرتے ہیں تو گھبرانے کی بات نہیں

ان ربک لبا لمرصاد(۸۹.۱۴) اس کائنات کو پالنے والا، ان
سرمایہ پرستوں اور انکے دلالوں کا گھاٹ روکے ہوئے ہے ان کی ناکہ بندی کی
جاچکی ہے۔ان کا وہاں خوب قسم کا استقبال کیا جائے گا صرف انہیں پہنچنے تو دو۔